ہوا ہے نے لے لی جیسے قرآن پاک نے کتب سماویہ سابقہ کی جگہ لے لی۔

خلاصہ یہ کہ نسخ شہرت ومقبولیت عامہ میں تشبیہ ہے نہ کہ کسی اور چیز میں۔ البتہ مشبہ بہ میں ''وجہ شبہ'' قوی ہوتی ہے بہ نسبت مشبہ کے، اس لئے سابقہ کتب سماویہ کی شہرت و عمل دونوں ختم ہو گئے اور کتب فقہ حنفیہ کا صرف تداول منسوخ ہوا نہ کہ عمل۔

اعتراض نمبر ۲:...... قدوری صفحہ ۲۲ پر ہے کہ اگر تشہد کی مقدار کے اندر کوئی ایسا عمل کیا جو منافی نماز ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے۔ مثلاً جان بوجھ کر سلام کرنا یا گوز لگا دینا۔

الجواب:...... معترض پر ضروری تھا کہ اس مسئلہ کے خلاف کوئی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کرتا، مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ فقہ اور حدیث دونوں کے بارہ میں تلبیسات سے کام لیا ہے۔

تلبیس نمبر ۱:...... قدوری اور فقہ کا یہ مسئلہ تشہد کے بعد کا ہے جبکہ اس نے تشہد کی مقدار کے اندر لکھ کر قدوری اور امام صاحبؒ پر دو جھوٹ بولے ہیں۔ قدوری میں بعد ما قعد قدر التشهد کے الفاظ ہیں اور اسی حالت کے ساتھ مذکورہ مسئلہ کا تعلق ہے۔

تلبیس نمبر ۲:...... عام غیر مقلدین کی عادت کی طرح سائل نے یہ مسئلہ وہاں سے نقل کیا جہاں اس کی تفصیل نہیں تھی حالانکہ قدوری نے یہی دو ورق پہلے نماز کا مسنون طریقہ یوں لکھا ہے کہ دوسرے قعدہ میں التحیات پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور ادعیۂ ماثورہ اور الفاظ قرآن کے مشابہ جو دعا چاہے مانگے اور ایسے الفاظ سے دعا نہ مانگے جو لوگوں کی کلام کے مشابہ ہے، پھر اپنی دائیں جانب السلام علیکم ورحمة الله کہتے ہوئے سلام پھیرے، پھر اپنی بائیں جانب اسی طرح سلام پھیرے۔ (قدوری صفحہ ۲۶) یہ نماز کا مسنون طریقہ ذکر کیا ہے معترض نے اس کی طرف نظر التفات نہیں

فرمائی، البتہ جہاں خلاف سنت طریقہ ذکر تھا وہاں فوراً توجہ مبذول ہوئی۔ واضح ہو کہ نماز کے
ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ نماز باطل نہیں ہوتی، فرضیت ساقط ہو جاتی ہے خواہ وہ فرضیت
مسنون طریقے سے ساقط ہو یا مکروہ طریقے سے، فقہاء دونوں صورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔
چنانچہ فقہ کی کتابوں میں واضح طور پر قعدہ اخیرہ میں درود اور دُعا کو مسنون لکھا ہے۔
(الدر المختار مع الشامیہ جلد ا صفحہ ۴۷۷) اور لفظ سلام کو واجب لکھا ہے۔ (الدر المختار مع الشامیہ
جلد ا صفحہ ۴۶۸) اور شامی نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ دونوں سلام اس طرح واجب ہیں کہ
ان الفاظ پر قادر اگر کوئی ایسے الفاظ کہہ دے جو (اس کا مفہوم ادا کرنے میں) اس کے قائم
مقام ہوں تو بھی واجب ادا نہیں ہوگا۔ (ردالمختار جلد ا صفحہ ۴۶۸) اور واجب کا حکم یہ لکھا ہے
کہ اس کے چھوڑنے سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی، البتہ جان بوجھ کر چھوڑنے کی صورت میں
وجوباً لوٹائی جائے گی اور سہواً اگر واجب ترک ہو تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا ورنہ اس صورت میں
بھی نماز کو لوٹانا واجب ہے، اگر ان دونوں صورتوں میں نماز کو نہ لوٹایا تو یہ شخص فاسق ہوگا۔
(الدر المختار مع الشامیہ جلد ا صفحہ ۴۵۶) اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ سلام کو چھوڑنے والے کو
نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور درمختار میں صراحۃً یہ حکم بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ
اگر التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد عمداً ایسا عمل کر لیا جو نماز کے منافی ہے تو نماز پوری ہو جائے
گی، فرائض نماز کے پورا ہونے کی وجہ سے، ہاں سلام والے واجب کے ترک کی وجہ سے نماز
دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (الدر المختار جلد ا صفحہ ۶۰۶)...... پھر اس شخص نے درود اور دُعا والی دو
سنتیں بھی چھوڑی ہیں اور ترک سنت اگر عمداً ہو تو کراہت سے کم برائی شمار ہوتی ہے۔
(الدر المختار جلد ا صفحہ ۴۷۷) اور نماز دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (الشامیہ جلد ا صفحہ ۴۷۷)
بشرطیکہ حقارت سے سنت کو چھوڑنا نہ ہوا اور اگر سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑا تو کافر ہو جائے گا۔
(ردالمختار جلد ا صفحہ ۴۷۷)

تلبیس نمبر ۲:...... معترض نے تعمد الحدث کا معنی ''گوز لگا دیا'' کیا ہے، حالانکہ گوز کی عربی ضراط ہے، حدث کا معنی نجاستِ حکمیہ ہے یعنی بے وضو ہونا اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً (۱) قہقہہ مار کر ہنسنا۔ (۲) زخم یا پھوڑے سے بہنے کی مقدار خون یا پیپ کا نکالنا۔ (۳) عملِ قلیل سے موزے کو اتار دینا۔ (۴) جان بوجھ کر ٹیک لگا کر سو جانا وغیرہا۔ اب معلوم نہیں کہ غیر مقلدین حدث کی مختلف صورتوں کو چھوڑ کر صرف گوز کی طرف کیوں جاتے ہیں، کوئی طبعی تعلق ہے یا بغضِ فقہ وفقہاء کا اثر ہے۔ اب اس فقہ کے مسئلے کا حل یہ نکلا کہ صحیح طریقہ نماز پورا کرنے کا یہ ہے کہ التحیات کے بعد درود پڑھے، پھر دعا مانگے، پھر سلام پھیرے، اور اگر کسی نے اس صحیح طریقہ کو چھوڑ کر التحیات کے بعد جان بوجھ کر منافی نماز عمل کر لیا تو اگرچہ فرضیت ساقط ہو جائے گی مگر درود پاک اور دعا کو چھوڑنے کا گناہ ہوگا پھر واجب سلام کے چھوڑنے کا بھی گناہ ہوگا اور ترکِ واجب کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، اگر نماز دوبارہ نہ پڑھی تو فاسق وفاجر ہوگا۔ (اس کی گواہی عدالت میں معتبر نہ ہو گی، امامت کرانے کا اہل نہ ہوگا، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اس کی اذان مکروہ ہو گی) یہ سب اُس وقت ہے جب سنت وغیرہ کی تحقیر اور استہزاء مقصود نہ ہو ورنہ کافر ہو جائے گا۔

مخالفت قرآن و حدیث:...... معترض کا اس مسئلہ کو قرآن کے مخالف کہنا سو فیصد جھوٹ ہے کیونکہ قرآن پاک میں یہ مسئلہ نفیاً یا اثباتاً کہیں مذکور نہیں، رہی حدیث تو امام صاحبؒ کی تائید درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص وضو توڑ دے اس حالت میں کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ہو، سلام سے پہلے تو اس کی نماز جائز ہو گئی۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۸۶) یہ حدیث حسن ہے (اعلاء السنن جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

۲:...... امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم کا مسلک یہ ہے کہ جب نماز کی التحیات پڑھ لے اور سلام نہ پھیرے تو اس کے لئے اتنا کافی ہے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھایا، پھر فرمایا کہ جب تو اس سے فارغ ہو جائے تو تو نے وہ فرض جو تجھ پر لازم تھا ادا کر دیا۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۸۶) ابوداؤد شریف میں ہے کہ جب تو یہ تشہد پڑھ لے یا اس فعل کو ادا کر لے، پس تحقیق تو نے پورا کر لیا اپنی نماز کو، اگر تو کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہو جا اور اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ رہ۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۹۷)

۳: حضرت علیؓ نے فرمایا جب تشہد کی مقدار بیٹھ جائے پھر وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ (بیہقی واسنادہ حسن، اعلاء السنن) یہ حدیث حکما مرفوع ہے۔

(اعلاء السنن جلد ۳ صفحہ ۱۱۷)

۴: حضرت حسن بصریؒ نے اس شخص کے بارہ میں جو آخری سجدہ سے سر اٹھائے، فرمایا کہ اس کی نماز کفایت نہیں کرے گی یہاں تک کہ وہ التحیات پڑھے یا التحیات کی مقدار بیٹھے۔

(طحاوی جلد ا صفحہ ۱۹۰)

۵:...... حضرت عطاءؒ فرماتے تھے کہ جب آدمی آخری تشہد پڑھ لے، السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصلحین کہہ لے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے اگرچہ اس نے اپنی دائیں یا بائیں جانب سلام نہ پھیرا ہو تو انہوں نے ایسی کلام کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ اس کی نماز پوری ہوگئی یا فرمایا کہ نماز کی طرف نہ لوٹے۔ (طحاوی جلد ا صفحہ ۱۹۰) یہ سند حسن ہے۔ (اعلاء السنن جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

۶:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ تشہد نماز کا پورا ہونا ہے اور سلام نماز کے پورا ہونے کی خبر دینا ہے۔ (طحاوی جلد ا صفحہ ۱۸۹) رجاله کلهم ثقات (اعلاء السنن جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

۔ حضرت ابراہیم نخعی اس آدمی کے بارہ میں جو امام کے پیچھے تشہد کی مقدار بیٹھے، پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے چلا جائے، فرماتے تھے کہ یہ فعل اس کے لئے کافی نہیں اور حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے تھے کہ جب تشہد کی مقدار بیٹھ جائے تو اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میرا قول عطاءؒ کا قول ہے۔ (کتاب الاثار لمحمد) رجاله کلهم ثقاة (اعلاء السنن جلد۳ صفحہ۱۲۰)

۸۔ حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو سنا، فرماتے تھے کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کو لیتے ہیں کہ جب کوئی تشہد پڑھ لے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ پس اگر سلام پھیرنے سے پہلے نماز سے پھر جائے تو نماز اس کو کفایت کرے گی اور جان بوجھ کر اس کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ (کتاب الا ثار صفحہ ۶۷) اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ (اعلاء السنن جلد ۱ صفحہ ۱۲۱) البتہ دوسری روایات جن میں نفسِ سلام یا وجوبِ سلام کا ذکر ہے جیسے تحليلها التسليم تو امام صاحب نے مذکورہ بالا روایات کو فرضیت کے معنی میں لے لیا اور دوسری روایات کو وجوب کے معنی میں لیا جیسا کہ نفس مسئلہ کی وضاحت میں گزرا ہے کہ نماز واجب الاعادہ ہوگی، اس طرح امام اعظمؒ نے اس مسئلہ کی تمام روایات پر عمل کرلیا اور غیر مقلدین نے مذکورہ بالا آٹھ روایات پر عمل نہیں کیا تو ؎

ہم الزام اُن کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا

اب غیر مقلدین جواب دیں کہ انہوں نے ان روایات پر خدا تعالیٰ یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روکنے کی وجہ سے عمل نہیں کیا یا اُمتیوں کی تقلید میں عمل نہیں کیا اگر خداوند تعالیٰ یا نبی اقدس ﷺ نے روکا ہے تو وہ آیت یا حدیث دکھائیں ورنہ اقرار کریں کہ ہم اپنی نفسانی خواہش سے روایات کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرما کر اسلاف کے